www.KitaboSunnat.com

(۲۲) یہ شاہ احمد سعید مولانا رشید احمد گنگوہی کے بھی استاد تھے اور قیام مولد پر عمل کرتے اور شاہ عبدالغنی مخالفت کرتے۔

(۲۳) شیخ عبدالغنی مجددی ۱۲۹۶ھ دہلوی، شاہ ابو سعید کے صاحبزادہ حضرت مجدد الف ثانی کی ذریت سے تھے اور شاہ اسحٰق دہلوی کے تلامذہ سے تھے۔ مشکوۃ المصابیح میں شیخ مخصوص اللہ بن شاہ رفیع الدین دہلوی کے تلمیذ تھے اپنے والد کے ساتھ سفر حج پر گئے اور شیخ محمد عابد سندھی سے بھی اجازت یافتہ ہوئے۔ بالآخر ہجرت کرکے مدینہ چلے گئے۔ انجاح الحاجہ۔ حاشیہ ابن ماجہ، ان کی یادگار ہے۔ اکثر علمائے دیوبند کا سلسلہ سند ان کے ذریعہ شیخ اسحٰق سے ملتا ہے۔ متوفی ۱۲۰۲ھ (نزہۃ الخواطر ۷/ ۲۸۹)

(۲۴) مولانا عبدالقادر رام پوری بن محمد اسلم الہروی الدہلوی۔ فنون ریاضیہ میں مہارت تامہ کے مالک تھے۔ ۱۱۹۷ھ کو رام پور میں پیدا ہوئے۔ مفتی شرف الدین رام پوری کے شاگرد بنے۔ مختلف عہدوں پر فائز رہے حتی کہ سہارنپوری میں صدر الصدور مقرر ہوئے۔ بالآخر نواب محمد سعید خان رام پوری نے ان کو قاضی القضاۃ مقرر کیا۔ مرحوم نے متعدد تصانیف یادگار چھوڑیں ہیں۔ تاریخ میں ان کی کتاب "اخبار ملوک الہند" معروف ہے شاہ عبدالعزیز کے رسالہ شرح العقیدہ کا اردو ترجمہ بھی کیا اور دیگر رسائل تالیف کئے۔

(۲۵) مولانا محمد بشیر سہوانی حضرت میاں صاحب کے تلامذہ سے تھے۔ والد کا نام بدر الدین برادر حکیم نیاز احمد تھا۔ خاندانی طبیب تھے۔ —— (۲۶) مولوی رحمت اللہ بیگ

(۲۷) المراد بالشروط المعتبرۃ، تصحیح المتن و ضبط الغریب و اعراب الشکل و التحرز عن التحریف والتصحیف و غیر ذلک۔ انظر سلسلۃ المسجد: ص۵۱ واللہ اعلم

(۲۸) المتوفی ۱۳۲۴ھ تلمیذ ثلاثۃ: (مولانا عبدالخالق، شاہ محمد اسحٰق، سید نذیر حسین) ان کے والد گاما خاں شاہ عبدالقادر بن ولی اللہ دہلوی کے اصحاب سے تھے۔

(۲۹) دیکھئے تحریک اہلحدیث کے "پارینہ اوراق" —— (۳۰) القول الجلی بحوالہ اتحاف النبلاء: ص۴۳۰، ۴۳۱ —— (۳۱) اپنے وقت میں قراءۃ القرآن میں وحید العصر و فرید الدھر تھے۔ شاہ عبدالعزیز نے "تفسیر عزیزی" آپ کی خاطر تصنیف کی۔ شاہ غلام علی دہلوی کے بیعت ہوئے۔ اکثر اہل دہلی فن قراءۃ میں آپ کے تلمیذ تھے۔ ۱۲۵۸ھ کو سفر حج میں وفات پائی "شمع تاویلات" تاریخ وفات ہے) —— (حدائق حنفیہ: ص۴۷۳-۴۷۴) —— (۳۲) ملاحظہ ہو ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" مجریہ ۱۵ جنوری ۱۹۴۷ء —— (۳۳) نزہۃ الخواطر ۸: ۵۰۰ —— (۳۴) مقدمہ معیار الحق —— (۳۵) حیات شبلی: ص۲۵۶-۲۵۷ —— (۳۶) الحیاۃ بعد المماۃ طبع کراچی: ص۱۸۰-۱۸۱ (یہ ۲۲ جون ۱۸۹۷ء مطابق ۲۱ محرم ۱۳۱۵ھ کا واقعہ ہے) —— (۳۷) دیکھئے حیات شبلی بحث "خطاب" —— (۳۸) آزاد کی کہانی ص۱۰۳ —— (۳۹) اشاعۃ السنۃ: جلد ۶، تفصیل کے لئے دیکھئے تحریک اہل حدیث اور مخالفین کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحکنۃ ـــ (۴۰) رسالہ اشاعۃ السنۃ : ج ٦ ص ۲۹۰

(۴۱) اس گلابی چو ورقہ سے مراد رسالہ جامع الشواہد ہے۔ یہ رسالہ چونکہ گلابی رنگ کے چار بڑے اوراق پر چھپا ہوا تھا۔ اس لئے گلابی چو ورقہ کے نام سے مشہور ہوگیا۔ یہ رسالہ پہلی مرتبہ فیض محمدی پریس لکھنؤ سے چھپا اور اس کی خوب تشہیر کی گئی اس کے بعد یہی رسالہ کچھ اضافوں کے ساتھ زرد رنگ کے کاغذ پر چھپایا گیا۔ اس لئے مولانا بٹالوی ہی لکھتے ہیں:"اور گلابی چو ورقہ جو زرد رد ہو کر بیس (۲۰) صفحات پر مطبع فیض عام دہلی میں دوبارہ چھپا ہے اور اس پر لدھیانہ، پانی پت، گنگوہ، رام پور وغیرہ (پچپن) علماء کے دستخط اور مہریں ہیں۔" ملاحظہ ہو اشاعۃ السنۃ ج ٦ ص ۲۹۲ ـــ (۴۲) مکاتیب نذیریہ: ص ۱۰۴ ـــ (۴۳) اہلحدیث اور سیاست ۳۴۲، یعنی کہ رسالہ جامع الشواہد مولانا ممدوح کا مولفہ ہے اور اس میں خنزیر کی چربی اور خالہ، پھوپھی سے نکاح کو حلال کہا ہے۔ ـــ (۴۴) دیکھئے نزہۃ الخواطر: ج ۸ ص ۳۹۰ ـــ (۴۵) آزاد کی کہانی ص ۱۰۴ ـــ (۴٦) یہ چٹھی ترکی زبان میں تھے جس کی نقل نور الحیاۃ بعد المماۃ میں موجود ہے۔ یہ چھٹی ۲٦ ذی الحجہ کو لکھی گئی۔ ترجمہ اشاعۃ السنۃ ج ٦ ص ۳۱۱ ـــ (۴۷) آزاد کی کہانی ـــ (۴۸) دیباچہ حیات شبلی: ص ۱۵ وایضاً، نزہۃ الخواطر ۱۴۵/۸-۱۴۷ ـــ (۴۹) تذکرۃ الرشید میں بھی ان کے ترک وطن کا قصہ مذکور ہے۔ (۲:۲۷۵) ـــ (۵۰) بن محمد امین العمری التھانوی (م ۱۳۱۷ھ) ـــ (۵۱) ترجمہ کے لئے نزہۃ الخواطر ۲۷۵/۸ ـــ (۵۲) آزاد کی کہانی: ص ۱٦۴-۱٦۷ ـــ (۵۳) سرگذشت مجاہدین ص ۱٦۵ ـــ (۵۴) جنگ آزادی ۱۸۵۷ء

(۵۵) ارواح ثلاثہ ص ۴۲۴- میر محبوب علی دہلوی تلمیذ شاہ عبدالعزیز یہ ان چند مخصوص علماء سے تھے جو شاہ صاحب کی تربیت گاہ سے نکل کر ہندوستان میں آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے اشاندار ماضی ج ۲ ص ۴۹-۵۰) ـــ (۵٦) نقش حیات جلد دوم ص ۴۲ ـــ (۵۷) شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک: ص ۲٦۴-۲٦۵ ـــ (۵۸) ملاحظہ ہو نقش آزاد: ص ۳۱۳-۳۱۴ نیز مجموعہ فتاویٰ عزیزی: ۱۵۹ ـــ پہلی اسلامی تحریک: ص ۸۰ ـــ (٦۰) جنگ آزادی ۱۸۵۷ء : ص ۲۱ ـــ (٦۱) سیاسی تحریک: ص ۱۳۲-۱۳۳ ملخص ـــ (٦۲) الحدیث اور سیاست "مولانا نذیر احمد دہلوی) ـــ (٦۳) الحیاۃ بعد المماۃ : ص ۷۸ ـــ (٦۴) ملاحظہ ہو: ص ۱۱۰ کتاب مذکور ـــ (٦۵) ملاحظہ ہو: ۱۸۵۷ء ص ۴۵۲ ـــ (٦٦) سرگذشت مجاہدین: ۴۰۲ و ۴۰۳ ـــ (٦۷) وہابی تحریک: ص ۳۴۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخبار ایام

اہل حدیث مدارس کنونشن کا مجوزہ لائحہ عمل

[مجلس قائمہ کے اہم اجلاس کی کاروائی]

- وحدت نصاب اور نظام تعلیم کے لئے تمام دینی مدارس کو وفاق المدارس السلفیہ کے نظام کی سختی سے پابندی کرنی چاہیے۔
- دینی مدارس کے فضلاء کی تدریب و تربیت کے لئے حسب حال متنوع مختصر نصاب تشکیل دیئے جائیں۔
- ــــــ ائمہ و خطباء کے لئے تربیتی اور رابطہ پروگرام مرکز خود وضع کرے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے شعبہ نظامت تعلیمات کی دعوت پر ۱۳۔ مارچ ۱۹۹۶ء کو پاکستان بھر کے اہل حدیث مدارس / جامعات کا ایک عظیم الشان کنونشن ۱۰۶ راوی روڈ لاہور میں منعقد ہوا تھا۔ اس کنونشن میں سفارشات کو منظم کرنے اور ان کے مطابق لائحہ عمل تیار کرنے کے لئے مدارس کی نمائندہ ایک مجلس قائمہ (Monitoring Committee) کا اعلان بھی کردیا گیا۔ واضح رہے کہ خواتین مدارس کو منظم کرنے کے لئے نظامت تعلیم ہی کے زیر نگرانی علیحدہ تنظیمی طریق کار اختیار کیا گیا تھا جس کے مطابق خواتین مدارس کنونشن کے انعقاد کے بعد سے ان کے باضابطہ ماہانہ اجلاس ہو رہے ہیں۔ بہر صورت مردانہ مدارس کی مجلس قائمہ کا مورخہ ۲۴۔ اگست بروز ہفتہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں اہم اجلاس مولانا عبدالرحمٰن مدنی ناظم تعلیمات مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کی صدارت میں صبح ۱۱ بجے منعقد ہوا۔ اجلاس میں ملک بھر سے سرکردہ جامعات و مدارس کے مندوبین نے شرکت کی۔

اجلاس کی کارروائی دارالعلوم تقویۃ الاسلام لاہور (مدرسہ غزنویہ) کے شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد عثمان صاحب کی تلاوت قرآن حکیم سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد ناظم تعلیمات مولانا حافظ عبدالرحمٰن مدنی نے شرکاء کو اجلاس کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ دینی مدارس کا قیام اور ان کا تسلسل برصغیر میں اسلام کی سربلندی کے لئے ناگزیر ہے۔ انگریز کی حکمرانی کے دور میں بھی یہ دینی مدارس نہ صرف اپنے وجود کو برقرار رکھنے میں کامیاب ہوئے۔ بلکہ ان کے ذریعے انہوں نے اسلام کی شمع کو روشن رکھا اور آج بھی مسلمانوں کی روایتی تہذیب و ثقافت کے یہ مراکز عظیم مظہر ہیں۔ تقسیم ہند کے بعد یہ مدارس اور زیادہ وسعت اختیار کر گئے۔ لیکن بدلتے ہوئے حالات اور موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق ان میں اصلاح احوال اور تبدیلی کی ضرورت کو محسوس کیا جا رہا ہے۔ چونکہ مروجہ درس نظامی میں تصوف اور فلسفہ کی کتب کی بھرمار تھی اور فقہ میں بھی حنفی کتب ہی دینی مدارس میں پڑھائی جاتی رہی ہیں۔ لہٰذا افغانستان ــــــ جس کے رستے زیادہ تر دینی علوم کا برصغیر میں پھیلاؤ ہوا ــــــ کے علمی انحطاط کے بعد حصول علم کے لئے بھی عرب ممالک کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف پاک و ہند کا رجحان بڑھا جس کا نصاب تعلیم پر بھی مثبت یہ اثر پڑا کہ تصوف اور فلسفہ کی جگہ صحیح عقائد اور ایک فقہ حنفی کے بجائے کتب فقہ مقارن نے لے لی ہے۔ اگرچہ قبل ازیں یہی کام اہل حدیث مدارس میں کتب حدیث کی بھرپور تدریس کے اہتمام کے ساتھ اور دوسرے مکاتب فکر کے ہاں بھی دورہ حدیث کے تبرک کے طور پر انجام پا رہا ہے تاہم خلیجی ممالک بالخصوص سعودی عرب سے تعلقات بڑھنے اور وہاں اسلامی یونیورسٹیوں کے پھیلاؤ کی بناء پر ان کی طرف طلب علم کے رجحان نے مہم کی صورت اختیار کرلی ہے، لہٰذا ہمارے لئے اب چیلنج یہ ہے کہ درس نظامی سے خذما صفا و دع ماکدر کے اصول پر اپنے ماضی سے کٹے بغیر تعلیم و ثقافت کے میدان میں عالمی سطح پر بھی آگے بڑھیں جس میں سعودی عرب کو ارض حرمین کا شرف رکھنے کے ساتھ علم و دین کے اعتبار سے بھی ایک نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ اس لئے ہمیں ایسے روابط سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم جدید معاشرے کی اہم ضرورتوں کو پیش نظر رکھ کر ایسا نصاب مدارس کو مہیا کریں جس سے اچھے معلم، مدرس، خطیب، داعی اور امام پیدا ہوں جو زہد و تقویٰ کے ساتھ علم و فضل میں بھی کمال رکھتے ہوں۔

اسی اساسی مقصد کے پیش نظر مجلس قائمہ کا یہ اجلاس بلایا گیا ہے۔ تاکہ کل پاکستان اہل حدیث مدارس کنونشن کی سفارشات کی روشنی میں ہم آپس میں مل بیٹھ کر کوئی ایسا کلیدی طریقہ وضع کرسکیں جو سب کے لئے یکساں مفید اور قابل قبول بھی ہو۔

اس کے بعد مدیر التعلیم جامعہ سلفیہ جناب مولانا یٰسین ظفر نے مدارس کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر وفاق المدارس السلفیہ کے نظام اور نصاب پر سیر حاصل گفتگو کی اور اجلاس کو بتایا کہ اس وقت اکثر مدارس وفاق المدارس کے نصاب کے مطابق تعلیم دے رہے ہیں اور یوں ایک طرح کی وحدت نصاب قائم ہے۔ البتہ بعض مدارس میں نظام کا فقدان ہے۔ جس کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ بلکہ ان مدارس کے ذمہ داران سے بالمشافہ ملاقات کرکے انہیں نظام کی اہمیت و افادیت سے آگاہ کیا جانا چاہئے۔ اس کے بعد پروفیسر عبدالجبار شاکر، ڈائریکٹر پبلک لائبریریز پنجاب نے اپنے دل نشین خطاب میں دینی مدارس کے پس منظر اور پیش منظر کو بڑے خوش اسلوبی کے ساتھ بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ تمدن کبھی برا نہیں ہوا۔ موجودہ تمدن میں بھی جو خرابیاں نظر آرہی ہیں۔ ان کی وجہ صرف مغربی استعمار ہے کیونکہ انہوں نے ہر میدان میں مسلمانوں کو پسپا کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ لیکن تشدد کی بعض صورتوں میں شرمناک ناکامی کے بعد انہوں نے فکری جنگ کا آغاز کردیا۔ اب ہر مسلمان ملک ان کے لئے تہذیب و ثقافت کا میدان کارزار ہے۔ ان کی اس یلغار کو روکنے کے لئے دینی مدارس ایک موثر کردار ادا کرسکتے ہیں۔ لہٰذا دینی مدارس کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانا چاہئے۔ خاص کر ان کے نصاب میں تقابلی علوم کا اضافہ ناگزیر ہے۔ یہ تقابلی مضامین ادیان و فرق کے علاوہ اقتصادیات، معاشرت، نظام عدل و سیاست وغیرہ پر مشتمل ہونے چاہئے۔ اسی طرح اب بالخصوص مسلمانوں کا خاندانی نظام معرض خطر میں ہے اور موجودہ ثقافت جس کا چرچا کیا جارہا ہے یہ سیلاب بلا ہے اس کی روک تھام کے لئے فوری اور ہنگامی اقدامات کرنے چاہئے۔

دارالعلوم تعلیم الاسلام ماموں کانجن کے ناظم مولانا عبدالقادر ندوی صاحب نے مدارس میں درجہ بندی کے بارے میں اظہار خیال کیا اور فرمایا کہ اب وقت آگیا ہے کہ متنوع علمی معیارات اور تخصصات کے پیش نظر دینی مدارس کی درجہ بندی کردی جائے۔

وفاق المدارس السلفیہ کے مولانا محمد یونس بٹ نے واضح کیا کہ وفاق المدارس کے نصاب میں مراحل تعلیم کی درجہ بندی پہلے سے موجود ہے۔ اب یہ مدارس کے ناظمین کا کام ہے کہ وہ اپنے وسائل میں رہتے ہوئے جو ممکن ہو اس کے مطابق تعلیم کا اہتمام کریں۔ لیکن بدقسمتی سے ہر چھوٹے سے چھوٹا مدرسہ بھی بخاری شریف تک کی تعلیم کا اہتمام کرتا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اگرچہ اس کے پاس چند طالب علم ہی کیوں نہ ہوں؟
اجلاس میں تجویز کیا گیا کہ ایسے اداروں کا نظامت تعلیم کو خود معائنہ کرنا چاہئے اور انہیں درجہ بندی کے فوائد سے آگاہ کرنا چاہئے۔
اجلاس میں ناظم تعلیمات نے طالبات کے لئے قائم مدارس کی کارکردگی کو سراہا۔ اس ضمن میں ان کے آل پاکستان کنونشن کے علاوہ ان کی مانیٹرنگ کمیٹی کے ماہانہ اجلاسوں کے بارے میں بھی شرکاء کو تفصیل سے آگاہ کیا اور بتایا کہ عنقریب وہ اپنی سفارشات مرتب کرکے مرکز کو پہنچائیں گی۔
اجلاس میں دینی مدارس کے معلمین کی تدریب، ائمہ و خطباء کی تربیت اور ذہین طلباء کے لئے مزید اعلیٰ تعلیمی منصوبہ بندی کے لئے حافظ عبدالرحمٰن مدنی کی زیر سرپرستی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جس میں:
جناب پروفیسر عبدالجبار شاکر —— جناب مولانا محمد عبداللہ امجد چھتوی —— جناب مولانا حافظ مسعود عالم —— اور جناب مولانا محمد یونس بٹ شامل ہیں۔ ان کا اجلاس مورخہ ٦۔ ستمبر بروز جمعہ بعد نماز عصر شیخوپورہ میں منعقد ہونا قرار پایا۔
نماز ظہر کے بعد مجلس قائمہ کے اجلاس کی دوسری نشست منعقد ہوئی۔ جس میں افغانستان کے مندوب جناب ابو عطاءاللہ تاج محمد نے خطاب کیا۔ انہوں نے افغانستان کے اہل حدیث کے موجودہ تعلیمی نظام اور نصاب کی بڑی تفصیل سے وضاحت کی اور اسے بھی وفاق کے نصاب سے ہم آہنگ کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔
اس کے بعد جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ کے نمائندہ جناب سعید احمد انصاری ایڈووکیٹ نے دینی مدارس کی مثالی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے فرمایا کہ موجودہ عہد میں دینی مدارس کی اہمیت و افادیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سیکولر ممالک میں بھی اب ایک نئی لہر اسلام پسند قوتوں کی اٹھ رہی ہے۔ انہوں نے خاص کر ترکی کا ذکر کیا کہ وہ قوم جو نصف صدی تک سیکولر حکومت کے تابع رہی آخر کار اپنے اصل کی طرف لوٹ رہی ہے۔
انہوں نے دینی مدارس کو مزید منظم کرنے، نصاب کو بہتر بنانے اور اس میں قانون اور اسلامی بنیادی حقوق کی تعلیم دینے کا اہتمام کرنے پر زور دیا۔
آخر میں ناظم تعلیمات نے سب شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ خاص کر جامعہ سلفیہ کے صدر جناب میاں نعیم الرحمٰن طاہر کا، جن کی میزبانی کا شرف مجلس قائمہ کو حاصل ہوا۔

پہلا اجلاس سب کمیٹی (مجلس قائمہ مدارس / جامعات اہل حدیث پاکستان)

اہل حدیث مدارس کی نمائندہ مجلس قائمہ کی گذشتہ کاروائی میں ایک "سب کمیٹی" کی تشکیل کا ذکر ہوچکا ہے۔
اس سب کمیٹی کا اجلاس حسب پروگرام شیخوپورہ میں ٦۔ ستمبر ١٩٩٦ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب مولانا عبداللہ امجد چھتوی کی زیر صدارت شروع ہوا۔ اجلاس کا آغاز، حافظ مسعود عالم صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بعد ازاں مولانا محمد یونس بٹ صاحب نے ٢٤۔ اگست ١٩٩٦ء کو جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں ہونے والے مجلس قائمہ کے اجلاس کی رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد مولانا عبداللہ امجد چھتوی صاحب نے دینی مدارس کے معیار تعلیم کو بلند کرنے، امتحانات میں وحدت اور مروجہ وفاق کے نصاب پر نظرثانی پر زور دیا اور کہا کہ مدارس میں عربی زبان اور صرف و نحو کا خاص اہتمام ہونا چاہئے۔ اسی طرح طلباء میں تقابلی اہلیت پیدا کرنے کے لئے یک گونہ فقہ حنفی اور اصول فقہ کی تدریس کی بھی ضرورت ہے بلکہ ان کی تدریس کے لئے ان کی ناقدانہ مہارت رکھنے والے اساتذہ کو متعین کیا جائے تاکہ مخالفین کا صحیح رد کیا جاسکے۔ مولانا محمد یونس بٹ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے وضاحت کی کہ اہلحدیث مدارس کے امتحانات اور نصاب میں کافی حد تک وحدت موجود ہے- سوائے ان مدارس کے جنہوں نے وفاق کے ساتھ اپنا الحاق نہیں کیا- ان کے بعد پروفیسر عبدالجبار شاکر صاحب نے فرمایا کہ اہلحدیث مدارس کا نظام تمام تر کمزوریوں کے باوجود سب سے بہتر ہے اور ان کے مسلک کا علمی مزاج ہے جو ان کو مجبور کرتا ہے کہ اس معیار کو گرنے نہ دیا جائے- انہوں نے کہا کہ برصغیر میں افغانی سلاطین کے ہم نشیں درویش علماء کے اثر و رسوخ کی وجہ سے صدیوں سے تصوف اور تعصب فقہی کا مزاج چلا آرہا ہے- لیکن اب دنیا ایک دوسرے کے قریب ہو رہی ہے اور بند کھل رہے ہیں- یہ اہلحدیث کے لئے کام کرنے کے بہترین مواقع ہیں- انہوں نے تجویز پیش کی کہ اہلحدیث مدارس کے لئے مرکز کی طرف سے ایک رسالہ بھی جاری ہونا چاہئے- جس میں تدریس کے اصول و فنون پر تحقیقی مقالے لکھے جائیں نیز بدلتے ہوئے نصاب تعلیم کے مطابق تقابلی اصول فقہ اور دیگر علوم پر نصابی کتب تحریر کی جائیں جس سے طلباء و اساتذہ استفادہ کر سکیں اور طلباء کی تربیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ماضی میں ہمارے دینی اداروں میں تقویٰ و طہارت کا بڑا زور تھا لیکن اب یہ ڈھیلا پڑ رہا ہے- اس پر بھی توجہ کرنی چاہئے- طلباء میں تقویٰ اور صحیح فکر پیدا کرنے کے لئے اساتذہ کو مثالی نمونہ پیش کرنا چاہئے- جیسا کہ طلباء کے سامنے ان کا بچا ہوا کبھی کبھار کھانا کھا لیا جائے یا روزہ رکھا جائے- اس طرح حدیث وغیرہ کے حفظ پر زور دیا جائے اور اس پر انعام رکھا جائے- اور تدریب المعلمین کے پروگرام کے متعلق انہوں نے کہا یہ ایک مفید پروگرام ہے لیکن جو لوگ اس میں علمی محاضرات پیش کریں ان کی اعلیٰ خدمت ہونی چاہئے نیز ان کے محاضرات کو ریکارڈ کر کے طبع کروایا جائے، پہلے مزاج یہ تھا کہ استاد درس دیتا تھا اور لوگ لکھتے تھے آج ہمارے محدث اور بڑے بڑے علماء علمی محاضرات اور خطبے دیتے ہیں لیکن ان کو ریکارڈ کرنے والا کوئی نہیں ہوتا- اس میں تحریر کا حجاب بھی ایک رکاوٹ ہے- جس کی وجہ سے طلبا اور اساتذہ ان قیمتی محاضرات اور خطبات سے محروم رہتے ہیں- اسی طرح ہمارے معلمین اور واعظین جب دنیاوی اداروں میں جاتے ہیں تو مرعوبیت کا شکار ہو جاتے ہیں- حالانکہ ان کو مرعوبیت سے نکل کر علوم نبوت کا سفیر بن کر ایسے اداروں میں جانا چاہئے-

اچھے طلباء اور معلمین کی حوصلہ افزائی ہونی چاہئے جیسے واعظین کی ہوتی ہے اور ان کے احساس کمتری کو ختم کرنے اور معیار تعلیم کو بلند کرنے کے لئے ان کو ملک کے بڑے بڑے جامعات میں داخل کرایا جائے- بلکہ ذہین طلباو کو ازھر و دیگر عرب یونیورسٹیوں میں خود اپنے مالی اخراجات پر بھیجا جائے تاکہ وہ اعلیٰ معیار کے محقق بن کر واپس لوٹیں اور ان کا ایک علمی مقام ہو- علاوہ ازیں انہوں نے فرمایا:

اہل حدیث دینی اداروں میں فقہ اور اصول فقہ کا مطالعہ تحقیر کے ساتھ نہیں بلکہ تحسین سے کیا جائے اور طلباء کو ان کتابوں کے متون پڑھائے اور علوم سمجھائے جائیں- اگرچہ ان کے متون اتنے ضروری نہیں بلکہ ہمارے اساتذہ بعض مذکرے (Notes) خود تیار کر سکتے ہیں-

○ ان کے بعد حافظ عبدالرحمن مدنی صاحب نے کہا:

اگرچہ وسائل کی کمی ہے لیکن اساتذہ کی تربیت بہت ضروری ہے کیونکہ وہ ایک اچھے عمل کے ساتھ متعلق ہونے کے باوجود توجہ نہیں دیتے- ان کی تربیت میں ترغیب پیدا کرنے کے لئے ایک صورت یہ ہے کہ مجوزہ رسالہ کے ذریعے فنی تربیت کی مرکزی تحریک عام کی جائے- اسی طرح ذہین طلبا کی اعلیٰ تعلیم اور تخصیص کا انتظام کیا جائے- اعلیٰ تعلیمی منصوبہ بندی کا ایک پروگرام مرتب کر کے مرکزی ذمہ داران کو توجہ دلائی جائے یا ایسے باوسائل اداروں کو جو یہ کام کر سکتے ہوں ان کو توجہ دلائی جائے کہ اس پروگرام کو وہ عملی جامہ پہنائیں- ادارے جتنے بھی ہوں ان میں خیر ہے- لیکن کبھی کبھار

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ